گزشتہ سے پیوستہ

وقت نے بعد میں ثابت کیا کہ وہ خاتون خدا کی طرف سے ہماری مددگار بنی تھی۔اس نے ہماری توقعات سے بڑھ کر ہمارے بچوں کا خیال رکھا او ران کی تعلیم وتربیت میں ہماری مدد کی بلکہ ہماری دعاؤں کا جواب بھی خدا نے یوں دیا کہ اس کی نوجوان زندگی پاکیزہ رہی اور خداوند کی خدمت چین میں سرانجام دینے کے لئے بھی وہ تیار ہوگئی۔ کیونکہ ہمارے ساتھ کام کرنے کے بعد وہ انگلینڈ جاکر نرس بنی اور پھر مشنری کی تربیت حاصل کرکے چین کے وسطی حصوں میں بطور مشنری آ گئی۔ پے تا یہو میں چھٹیاں شروع ہونے والی تھیں کیوں کہ بارشوں کا موسم نزدیک آ گیا تھا۔ بارشیں شروع ہوگئیں اور کافی شدید تھیں حتیٰ کہ سڑکوں پر پانی بہنے لگا تھا اور ہمارے گھر سے سڑک ہی چھ میل کے فاصلے پر تھی جس تک پہنچنا ناممکن سا لگ رہا تھا۔ہمیں اطلاع مل چکی تھی کہ ہمارے بچے روت اور والس دونوں پیر کی صبح ٹرین سے جائیں گے تا کہ وہ ٹی این زن پہنچ کر اسٹیمر میں سوار ہوسکیں جو انہیں شیفو پہنچاتا جہاں وہ مشن اسکول میں پڑھتے تھے۔ پیر سے پہلے ہفتہ اور اتوار تمام دن اور رات مسلسل مسلا دھار بارش ہوتی رہی ساتھ میں تیز ہوائیں چلتی رہیں۔ میں پیر کی صبح ہونے سے پہلے ہی اٹھ کر بیٹھ گئی اور دیکھا تو بارش مسلسل ہورہی تھی اور ہوائیں بھی چل رہی تھیں۔ میں نے نوکر کو جگایا کہ وہ جاکر گدھا گاڑی وغیرہ کا پتہ کرے۔اس نے کچھ دیر کے بعد آکر بتایا کہ کوئی بھی گدھا گاڑی والا اپنی گاڑی کے ساتھ آنے کو تیار نہیں۔ کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ سڑکوں کو پار کرنا ناممکن ہے کیونکہ پانی بہت زیادہ ہو چکا ہے۔ میں نے فوراً کمرے میں جاکر گھٹنوں کے بل ہوکر دعا کرنا شروع کردی کہ اے باپ تو ہی مدد فرما بارش اور ہوا کو روک اور بچوں کو اسٹیشن سے لانے کے لئے رستہ فراہم کر۔ اچانک مجھے بے پناہ حوصلہ اور اعتماد محسوس ہونے لگا کہ خداوند ضرور مدد کرے گا۔ جب مجھے یہ تسلی مل گئی تو میں نے پھر خادم کو بھیجا کہ قریبی گاؤں جاکر تازہ دم گدھا گاڑی

کاانتظام کرے، وہ جانے کے لیے تیارنہیں تھا کہتا تھا کہ کوئی نہیں مانے گا اور نہ ہی آئے گا۔ میں نے اسے کہا کہ مجھے یقین ہے اور پتہ ہے کہ وہ ضرور آئیں گے۔جس دوران وہ گیا بچوں نے اپنا ناشتہ کرلیا، ان کا سامان تیار تھا اور بچوں کو بھی بالکل تیار کر دیا گیا۔ اور اسی وقت بارش رک گئی اور چند لمحوں بعد خادم بھی کئی گدھے لے کر آ گیا۔ پانچ منٹ کے اندر بچے گدھوں پر سوار تھے اور سامان بھی لاد دیا گیا اور وہ اسٹیشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ کچھ گھنٹوں کے بعد گدھا چلانے والا ایک لڑکا واپس آیا اس کے پاس روت کا لکھا ہوا چھوٹا سا پرچہ تھا جس میں اس نے بتایا کہ وہ بخریت اسٹیشن پہنچ چکے ہیں رستے میں بارش بالکل نہیں ہوئی اور رستے پر بھی پانی کہیں کہیں تھا اس لئے وہ بغیر کسی رکاوٹ کے بحفاظت وقت پر اسٹیشن پہنچ گئے ہیں۔لیکن ان کے ٹرین میں سوار ہوتے ہی بارش شروع ہوگئی اور پھر کئی دن تک جاری رہی۔

جب 1910ء میں ہم برطانیہ میں میٹنگ میں مصروف تھے تو چار ماہ تک ہم وہیں ان عبادات میں شریک ہوتے رہے۔ ان کے اختتام پر میرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوئی کہ وہاں کے پانچ خدمت گزار بھائیوں کو پانچ پانچ ڈالر بھیجوں تا کہ عملی طور پر ان بھائیوں کی خدمت میں شریک ہوسکوں۔ ہم لوگ اس وقت چین کی طرف سفر کر رہے تھے اور برطانیہ میں تقریباً پانچ ماہ رکے تھے۔ اس لئے وہاں بھی اخراجات ہوئے تھے۔ جب میں نے شوہر سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ ابھی تو ان کے پاس اتنی رقم نہیں ہے کیونکہ ابھی تو سفر میں ہیں اور ان کو رقم ملنے میں ابھی کافی وقت لگے گا۔ میں نے سوچا میں بلاوجہ فکرمند ہورہی ہوں جب رقم نہیں ہے اگر یہ خداوند کی طرف سے ہے تو وہ خود ہی انتظام بھی کرے گا تا کہ میں ان بھائیوں کو بھیج سکوں۔ اسی شام مجھے ایک خط موصول ہوا جس میں لکھا تھا کہ نہ میں آپ کو جانتی ہوں نہ آپ مجھے جانتی ہیں لیکن خدا نے میرے دل میں یہ بوجھ ڈالا کہ میں آپ کو پانچ پاؤنڈ الوداعی تحفے کے طور پر بھیجوں اور نہ صرف میں ہی بلکہ میری

کچھ دعا گو سہیلیوں نے بھی پانچ پانچ پاؤنڈ تحفے کے طور پر بھیجے ہیں انہیں آپ جیسے چاہیں استعمال کرسکتی ہیں۔ میرا دل خوشی سے بھر گیا اور میں نے خداوند کی خوب شکر گزاری کی۔ میں نے ان پانچ بھائیوں کو انگلستان میں پانچ پانچ پاؤنڈ بھیجے اور ساتھ ہی ان کی خدمات کو سراہا۔ چین میں ابتدائی مشنری کی بیوی ہونے کے ناطے میری زندگی کے کچھ خاص فرائض تھے جن کو مجھے پوری ذمہ داری سے نبھانا تھا۔ تیس برس سے زائد ہم لوگوں نے مشنری (رسالتی) خدمات سرانجام دیں اور خدا نے ہر روز بلا ناغہ ہمیں ہر مقام پر پورا اترنے کا فضل بخشا۔

خدا ہمیشہ ہماری مدد کرتا اور اگر ہم فوری طور پر اس کے کاموں کو سمجھ نہ بھی پا رہے ہوتے تو بھی وہ ہمیں دعا کرنے کا فضل دیتا تا کہ ہم اس کے کاموں کو سمجھ پائیں۔ ایک بار ہم خزاں کے موسم میں کافی کام کر کے تھکے ہوئے تھے اور میں نے یہ منصوبہ بنا رکھا تھا کہ دسمبر کے مہینے میں بچوں کے کپڑے ہر سال کی طرح سلائی کروں گی۔ تا کہ معمول کے مطابق جنوری کا مہینہ فراغت کا ہو تا کہ میں خواتین کو بائبل مقدس کی باترتیب تعلیم دے کر تیار کر سکوں لیکن اچانک میری طبیعت بگڑ گئی۔ اس لئے میں نے کافی کوشش کی اور چند جوڑوں کو درست کیا لیکن میری طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اس لئے کام وہیں روکنا پڑا۔ بچوں کے کپڑے تیار کرنے تھے تا کہ وہ اپنے اسکول شِیفُو لے کر جاسکیں۔ 18 دسمبر والے دن ہم نے فیصلہ کیا کہ میری طبیعت کی بحالی تک خواتین کی بائبل کلاس کو کینسل کر دیا جائے اس لئے تمام خواتین کو پیغام بھیج دیا گیا کہ وہ نہ آئیں ماسوائے ایک خاتون کے جسے میں مکمل طور پر پیغام بھیجنا بھول گئی۔ جیسے جیسے دن گزر رہے تھے میرے دل پر کپڑوں کے سلائی نہ کر پانے کا بوجھ بڑھتا جا رہا تھا۔ آخر کار میں نے خداوند کے حضور فریاد کی کہ وہ میری مدد کرے اور پھر کس خوبصورتی سے خدا نے مدد کی وہ بھی آپ کے سامنے بیان کرتی ہوں۔ 28 دسمبر والے

دن میں چینی خواتین کی دعائیہ میٹنگ میں تھی کہ وہاں مجھے خواتین کے درمیان مسز لوُ نظر آئیں یہ وہی خاتون تھی جسے میں میٹنگ میں نہ آنے کا پیغام بھول گئی تھی۔ وہ کافی دور سے اپنے چھوٹے سے بچے کے ساتھ آئی تھیں وہ راستہ کافی خطرناک اور پہاڑی اور پتھریلا راستہ تھا اس لئے میں پیغام نہ بھیج سکنے پر کافی شرمندہ تھی۔ وہ میرے ساتھ گھر تک آئیں اور میں نے انہیں کچھ رقم دی کہ وہ ہاتھ گاڑی پر گھر جاسکیں اور خود میں سلائی مشین پر کام کرنے بیٹھ گئی وہ پاس ہی کھڑی رہیں اور بولیں کہ آپ کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہیں کیا میں آپ کے لیے سلائی مشین چلاؤں۔ کیا آپ سلائی مشین چلانا جانتی ہیں میں نے انتہائی حیرانگی سے پوچھا انہوں نے کہا ہاں میں جانتی ہوں۔ وہ کافی اسرار کر رہی تھی اس لیے میں نے ڈرتے ڈرتے انہیں ایسا کرنے دیا کیونکہ میرے پاس صرف ایک ہی سُوئی تھی اور مجھے ڈر تھا کہ وہ ٹوٹ نہ جائے۔ لیکن صرف چند لمحوں میں ہی مجھے اندازہ ہو گیا کہ وہ سلائی مشین چلانے میں بہت ماہر تھی۔ جب میں نے انہیں رکنے کا کہا تو وہ کہنے لگی کہ بائبل کلاس نہ ہونے کی وجہ سے وہ اب رک نہیں سکتی صرف وہ رات کو رکیں گی اور صبح واپس چلی جائیں گی۔ اس رات میں کافی الجھن کا شکار تھی کہ خداوند اس خاتون کو جو سلائی کا کام اچھی طرح سے کرنا جانتی تھی لے کر آیا تھا مگر اسے واپس جانے کی بھی اجازت دی تھی۔ میں نے پھر بھی تمام معاملہ خدا کے ہاتھ میں دیا اور بھروسہ کر کے سو گئی۔ اس رات اچانک ایک خطرناک طوفان آیا جو کئی دن تک جاری رہا اور بہت سے درخت ٹوٹ گئے، کئی اکھڑ گئے اور کئی پتھر ادھر سے ادھر لڑھک گئے اس لیے سفر کرنا ایک مہینے کر لیے ناممکن ہو گیا اور اس دوران مجھے سلائی کا کام ایک دن کے لئے بھی نہ کرنا پڑا بلکہ مجھے کافی آرام کرنے کا موقع ساتھ ہی مجھے اچھی دوست بھی مل گئی اور انہیں بائبل اسٹڈی کروانے میں بھی مجھے بہت آسانی ہو گئی اور وہ ایمان میں بھی بہت مضبوط

ہوگئیں۔ اسی طرح 1912ء میں چین میں انقلاب آیا ہوا تھا میں ٹی این ژن میں بچوں کے ساتھ تھی اور نوکر کے ساتھ بچوں کی کچھ چیزیں خریدنے دوسرے شہر گئی وہاں ہم تین اسٹوروں میں گئے۔ جب ہم ٹرام سے واپس آرہے تھے تو مجھے پتہ چلا کہ میں پانچ ڈالر کا نوٹ گم کرآئی ہوں جو میں نے غلطی سے اپنے ایک دستانے میں ڈال لیا تھا۔ اب میں نے چینی خادم کو یہ بتانے کے بجائے اسے گھر بھیج دیا اور خود واپس اسی شہر میں لوٹ آئی۔ واپس آتے ہوئے میں نے ٹرام کے اندر بیٹھتے ہی خداوند سے اپنی لاپرواہی کا اقرار کیا اور معافی مانگی اور ساتھ ہی دستانہ اور پانچ ڈالر واپس پانے کی درخواست بھی کی۔ واپس اتر کر میں نے وہی رستہ چنا اور وہاں رستے میں دیکھتی ہوئی ان اسٹوروں کی طرف چل پڑی جن میں میں گئی تھی۔ جب میں دوسرے اسٹور میں داخل ہوئی وہاں کئی افراد موجود تھے اور سب کے سامنے ہی میرا دستانہ پڑا تھا اور مجھے پتہ تھا کہ پانچ ڈالر بھی اس کے اندر ہی ہوں گے۔ میں نے آسمانی باپ کا خوب شکر ادا کیا اور جا کر اپنا دستانہ اٹھایا اور پانچ ڈالر جوں کے توں اس میں موجود تھے اور پھر میں شکر گزاری کرتے ہوئے گھر واپس آ گئی۔

ایک بار ہماری چھٹیاں تھیں اور ہمارے بچے چھوٹے تھے اور ہمیں سلائی کا کام کرنا تھا تا کہ بچوں کے کپڑے تیار ہوسکیں تو ایک دن بازار میں مجھے ایک اور مشنری کی اہلیہ ملی جو کافی دور رہتے تھے۔ اس بہن نے کہا کہ میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنے تمام بچوں کے ساتھ ہمارے ہاں آ کر رہیں وہاں میرے پاس کافی خواتین ہیں جو سلائی سیکھتی ہیں ہم دونوں مل کر اپنے بچوں کے کپڑے اور گھر والوں کے کپڑے بآسانی تیار کرلیں گے۔ خدا نے ہمارے لیے کیسے زبردست طریقے سے رستہ کھول دیا تھا۔ ان کے ہاں رہتے ہوئے مجھے صرف ایک ہفتے میں تمام گھر والوں کے تیار کپڑے مل گئے جن کو اکیلے میں کئی ہفتوں میں بھی تیار نہ کرسکتی تھی

اب ہماری سلائی مشین کافی پرانی ہوگئی اور کام کرنا بند کر چکی تھی۔اور اب میں سلائی کا کام مشین سے نہیں کر سکتی تھی اور اگر ہاتھ سے سلائی کرتی تو پھر خدمت کا کام بالکل نہیں کر سکتی تھی۔اس لیے ہمیں نئی سلائی مشین کی اشد ضرورت تھی۔میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ مجھے سلائی مشین کی ضرورت ہے تو انہوں نے کہا کہ ابھی تو گھر کی ضرورت کے لیے ہی اخراجات موجود ہیں سلائی مشین کے لیے رقم موجود نہیں۔ اس کے علاوہ مجھے اچھی طرح یقین تھا کہ اگر ان کے پاس رقم ہوتی تو وہ خوشی سے مجھے سلائی مشین خرید کر دے دیتے۔تب میں نے ان سے کہا کہ وہ بھی دعا کریں کہ خدا سلائی مشین کے لیے مدد کرے اور میں نے بھی یہ درخواست آسمانی باپ کے سامنے رکھی کیونکہ مجھے علم تھا کہ وہ ہماری مدد ضرور کرے گا کیونکہ اس نے ضروریات پوری کرنے کا وعدہ کر رکھا ہے۔ مجھے اس بات کا اتنا پختہ یقین تھا کہ میں بازار جا کر سلائی مشین بھی دیکھ آئی اور مناسب قیمت اور اچھی کارکردگی والی مشین کی قیمت چھتیس ڈالر تھی۔ کچھ دن گزرے تو مجھے ایک خط موصول ہوا جو کینیڈا کے شہر اونٹا ریو کے علاقے ماؤنٹ فارسٹ سے کچھ خواتین کی طرف سے تھا اس میں تیئس ڈالر اور کچھ سینٹ کی رقم تھی اور کہا گیا تھا کہ آپ چین میں رہ کر ہماری نمائندگی کر رہی ہیں اور آپ اس رقم کو ایسی چیز خریدنے میں استعمال کر لیں میں نے سلائی مشین کی بات صرف اپنے شوہر سے کی تھی یا پھر اپنے آسمانی باپ سے اور ان خواتین نے صاف صاف لکھا تھا کہ یہ رقم سلائی مشین خریدنے کے لیے ہے جب میرے شوہر خدمت سے واپس آئے تو میں نے انہیں بتایا کہ خداوند نے کیسے ہماری مدد کی ہے تو وہ بھی نہایت خوش ہوئے۔ پھر مجھے دوسرے علاقے میں خواتین کو بائبل کی تعلیم سکھانے کے لیے بلایا گیا۔ وہاں پر میں ایک مشنری خاندان کے ہاں رہائش پذیر تھی اور بھائی کا نام ڈاکٹر فین تھا۔ وہاں کچھ دن رہ کر میں خواتین کو سکھاتی

رہی اور میری واپس آنے سے ایک دن پہلے مسز فین نے مجھے کہا کہ ان کے ساتھ ایک خاندان کو وزٹ کرتے چلیں ان کا بیٹا شدید بیمار تھا اور اسے مشنری ڈاکٹر نے اسکول سے گھر بھیج دیا تھا کیوں کہ اس بچے کو ٹی۔بی تھی۔اور بچے کی ماں نے مسز فین سے درخواست کی تھی کہ ان کے بیٹے کے لیے دعا ضرور کر کے جائیں۔ جب میں نے بچے کو دیکھا تو اس کی حالت بہت خراب ہو چکی تھی۔اس کا چہرہ سُوجا ہوا تھا اور اس کی آنکھوں میں اُداسی اور ویرانی چھائی ہوئی تھی۔لگتا تھا جیسے وہ زندہ رہنے کی امید کھو چکا ہے۔ جب ہم وہاں سے واپس آ رہے تھے تو میرے دل میں یعقوب 14:5 اور 15 کا حوالہ بار بار پکارا جا رہا تھا جیسے کوئی کہہ رہا تھا اگر تمہارے درمیان کوئی بیمار ہو تو وہ کلیسیاء کے بزرگوں کو بلائے اور وہ اس کے لئے دعا کریں اور جو دعا ایمان سے مانگی جائے گی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کرے گا۔ میں اس حوالے سے منحرف نہیں ہو سکتی تھی۔ جب ہم ڈاکٹر فین کے ہاں پہنچ گئے تو میں نے اس لڑکے اور اس کے گھر والوں کو بلوا بھیجا اور ڈاکٹر صاحب سے کہہ کر کلیسیاء کے دعائیہ گروپ کے افراد کو بلوایا شروع میں تو ڈاکٹر صاحب کچھ ہچکچا رہے تھے مگر جب میں نے بتایا کہ یہ حوالہ بار بار میرے دل میں آ رہا ہے تو وہ مان گئے اور جب سب لوگ پہنچ گئے تو میں نے لڑکے کو درمیان میں بٹھا دیا اور کافی افراد ارگرد کھڑے تھے تب میں نے یعقوب کے خط میں سے حوالہ پڑھا اور سادہ الفاظ میں بتایا کہ یہ خداوند کی خواہش ہے کہ لڑکا صحت یاب ہو جائے۔ہم سب نے اس بات کے لئے دعا مانگی اور خداوند کے ہاتھوں میں اس لڑکے کو دیا کیونکہ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔کئی افراد نے باری باری لڑکے کے لئے دعا مانگی اور سب رخصت ہو گئے۔ اگلی صبح میں اپنے گھر واپس روانہ ہو گئی اور اس کے بعد ہم کسی دوسرے علاقے میں منتقل ہو گئے اور تقریباً دو برس سے

بھی زائد میں اس علاقے میں واپس چکر نہ لگا سکی۔ پھر ڈھائی برس کے بعد میری ملاقات مسز فین سے ہوئی تو انہوں نے بتایا کہ وہ لڑکا اسی شام دعا کے بعد بہتر ہونا شروع ہوگیا اور تین دن میں حیات تازہ حاصل کر کے بالکل صحت مند ہوگیا اور اپنے باپ کے ساتھ کاروبار میں مصروف ہے۔ پھر مزید ایک برس کے بعد میری ملاقات ڈاکٹر فین سے ہوئی اور پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ لڑکا بالکل صحت مند ہو چکا ہے اور وئی ہوائی شہر میں اپنے باپ کے ساتھ مل کر کاروبار کر رہا ہے۔ ہم خدا باپ کی خوب شکر گزاری کرتے رہے۔

ایک بار سردیوں میں میرے شوہر کو ایک فون کال آئی کہ آپ منچوریا کے علاقے میں خاص دعائیہ رفاقتوں کا انتظام کریں۔ جب وہ لیاؤ یانگ پہنچے تو ایک مشنری نے انہیں کوریا کے ایک مشنری مسٹر موفے کا خط دکھایا جس میں لکھا تھا کہ میرے ساتھ ایک ہزار مسیحی ایسے ہیں جنہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مسٹر گوفورتھ کے لیے دعا کریں گے اور مجھے یقین ہے کہ ان کی دعا خدا ضرور سنے گا۔ پھر خدا نے واقعی ان کی دعاؤں کا زبردست جواب دیا اور چین میں زبردست بیداری آئی اور بہت سے لوگ مسیحی ہو کر مسیحی تنظیموں کا حصہ بنے۔ پھر تقریباً چار برس کے بعد ہم لوگ انگلینڈ میں تھے اور ایک خاتون نے مسٹر گوفورتھ کو بلایا جو کافی دعا گو مشہور تھیں اور شفاعتی دعا کرتی رہتی تھیں۔ جب میرے شوہر نے انہیں بتایا کہ گزشتہ برسوں میں خداوند نے کیسے بڑے بڑے کام کیے اور چین میں بہت بیداری آئی تو اس خاتون نے اپنی ڈائری انہیں دکھائی اس میں کچھ تاریخیں درج تھیں اور ساتھ ہی بیداری کے لیے دعا کرنے کے بارے میں لکھا ہوا تھا اور وہ تاریخیں بھی درج تھیں اور یہ وہی تاریخیں تھیں جس وقت چین میں بیداری آئی تھی۔ جب کچھ مہینے انگلستان میں رہ کر ہم واپس چین پہنچے تو میں نے ایک مشنری اور انکے بیوی بچوں کو اپنے ہاں مہمان ہونے کے لیے

بلایا اس کی بھی خاص وجہ تھی۔ دونوں میاں بیوی بیمار ہو رہے تھے اور ان کو کافی آرام کی ضرورت تھی وہ لوگ کافی دور دراز رہتے تھے اور دوسرے مشنریوں سے بالکل رابطے میں نہیں تھے اور نہ ہی کسی مشنری سوسائٹی سے منسلک تھے اس لیے وہ مکمل طور پر خداوند پر ہی منحصر تھے۔ اس لیے میں نے ان سے درخواست کی کہ وہ کچھ ہفتے ہمارے ہاں آ کر رہیں اور وہ اپنے سفر پر چل پڑے، ان کو پانچ دن کا سفر کر کے ہمارے ہاں پہنچنا تھا اور جب وہ رستے میں تھے تو ہمارے علاقے میں چیچک کی وبا پھوٹ پڑی جس کی وجہ سے ہمارے ایک ساتھی مشنری وفات پا گئے تب ہم نے فوری طور پر اس خاندان کو تار بھیجا تا کہ وہ زیادہ دور تک نہ پہنچ جائیں مگر وہ تار انہیں اس وقت ملا جب وہ ہمارے علاقے سے تھوڑے ہی فاصلے پر رہ گئے تھے۔ تب اس خاندان کو واپس پلٹنا پڑا اور ایک لمبا اور تھکا دینے والا سفر انہیں پھر طے کرنا تھا۔ ان دنوں میں سردیاں بہت شدید تھیں اس لئے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ برفانی ہواؤں میں اتنا لمبا سفر کرنا ایمان کا بھی کیسا ہولناک امتحان تھا۔ مجھے اس بات کا اتنا دکھ ہوا کہ وہ خاندان کیوں آ رہا تھا اور اس کو ویسے ہی واپس پلٹنا پڑا۔ اس لیے میں نے طے کیا کہ کم از کم اس خاندان کے سفر کے اخراجات میں ان کی مدد کروں گی۔ مسٹر گوفورتھ ان دنوں گھر میں نہیں تھے۔ وہ دوسرے علاقے میں گئے ہوئے تھے۔ اس لیے جب چیچک کی وبا پر قابو پا لیا گیا اور ہم لوگ قرنطینہ سے باہر آئے تو اپنے خزانچی سے میں نے پچاس ڈالر مانگے مگر اس کے پاس بھی رقم نہیں تھی اس لیے وہ رقم نہ مل سکی۔ پھر بھی ہمارے آسمانی باپ نے وہ ضرورت میری سوچ سے بھی پہلے واقفیت رکھتے ہوئے پوری کرنے کا انتظام کر دیا۔ ہمیں قرنطینہ سے باہر آئے تیسرا دن تھا جب مجھے فیتھ مشن سے جناب ہیرس گوون کا خط ملا جس میں پانچ پاؤنڈ کی رقم موجود تھی اور اس وقت ایکسچینج ریٹ

کے مطابق پانچ پاؤنڈ میکسیکو کے پچاس ڈالر ہی بنتے تھے ہم نے اسی وقت وہ اس خاندان کی مدد کے لیے بھیج دی کیونکہ ہم ان کی ہی مدد کرنا چاہتے تھے اور مجھے خط میں بتایا گیا تھا کہ یہ رقم فیتھ مشن والوں کی طرف سے ہماری ذاتی ضرورت کے لیے بھیجی جارہی ہے، آپ اسے جیسے چاہے استعمال کرسکتی ہیں، ان دنوں کے بعد ہم وئی ہوائی یعنی ہونان کے علاقے میں گئے کیونکہ وہاں ہماری ضرورت تھی۔ وہاں ایک مشنری کو چیچک ہوگئی تھی اور مجھے اس کی دیکھ بھال کے لیے بطور نرس خدمات انجام دینی تھی۔لیکن جب میں ایک رات دعا کر کے سوئی تو اچانک آدھی رات کو گھبرا کر اٹھ بیٹھی میرے دل پر کینیڈا میں موجود ایک مشنری بھائی کے لیے بہت بوجھ تھا کہ میں ان کے لیے دعا کروں اور میں کافی دیر تک اس بھائی کے لیے دعا کرتی رہی جب میرے دل میں خدا کا اطمینان اتر گیا تب میں سوگئی۔صبح جب سو کر اٹھے تو وہ مشنری بھائی جن کو چیچک ہوا تھا خداوند میں سو گئے تھے۔ پھر میں نے کینیڈا میں موجود مشنری بھائی کو خط لکھا ساتھ میں یہ تاریخ اور واقعہ بھی لکھ دیا۔ پھر جب ان کا جواب آیا تو اس میں لکھا تھا کہ میں نے وہ وقت ڈائری میں نوٹ نہیں کیا مگر اندازہ کیا جائے تو یقیناً وہی وقت ہوگا جب آپ میرے لیے دعا کر رہی ہوں گی۔ کیونکہ میں ایک مشکل صورتحال سے گزر رہا تھا لیکن خداوند نے مجھے فتح دلوائی اور مجھے پتہ چل گیا تھا آپ میرے لیے دعا کر رہی ہیں۔ ہم خدا کی شکر گزاری کرتے رہے اور خدا کی وفاداری سے شادمان ہو کر مزید ساتھیوں کے لیے دعائیں مانگتے رہے۔ان دنوں کے بعد میرے شوہر بیداری کی عبادات کے لیے دوسرے صوبے میں گئے اور مجھے چار دن کے لیے قریبی علاقے میں بڑی میٹنگز کے لئے بلایا گیا تو میں بھی وہاں چلی گئی وہاں پر صبح سے لے کر شام تک لوگوں کی بھیڑ کو کلام سنانا تھا اور چار دن کے بعد میری طبیعت خراب ہوگئی تھی اور میں نے سوچا کہ

قریبی علاقے ہونان چلی جاتی ہوں چھوٹے بچے بھی تھے ان کا اسکول بھی ہونان میں تھا میرا ارادہ یہ بن رہا تھا کہ وہاں جا کر کچھ دن آرام کرلوں گی اور بچوں سے مل کر وہاں سے گھر چلی جاؤں گی لیکن اچانک ایک مشکل آن پڑی اور وہ مشکل یہ تھی کہ میری پیسوں والی دراز کی چابی کہیں گم ہوگئی وہ جمعے کا دن تھا اور ہفتے کو صبح دس بجے ہونان کے لیے ٹرین جاتی تھی اور میرے تمام پیسے اس دراز میں تھے اور چابی کھو چکی تھی۔ میں پیسوں کے بغیر سفر کیسے کروں گی؟ میں یہ سوچتی رہی۔ کھانا کھاتے ہی میں نے دوبارہ سے چابی کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ تمام درازیں، الماریاں، شیلف، حتیٰ کہ ہر کونہ میں نے دیکھ لیا مگر چابی کو نہ ملنا تھا نہ ملی۔ تقریباً دو گھنٹے سے زیادہ دیر تلاش کرنے کے بعد جب میں کافی تھک گئی تو اچانک میرے ذہن میں آیا کہ میں نے دعا نہیں مانگی۔ میں جہاں تھی وہیں رک گئی اور دعا کرنے لگی کہ اے خداوند تو بہتر جانتا ہے کہ میں کتنا تھک چکی ہوں اور مجھے آرام کی سخت ضرورت ہے۔ میں بچوں کو دیکھنے کے لئے ترس رہی ہوں، مجھ پر ترس کر، رحم فرما اور مجھے چابی مل جائے۔ یہ دعا مانگنے کے بعد میں کھانے کے کمرے سے ہوتی ہوئے اسٹڈی روم میں گئی اور دروازہ کھول کر جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اچانک ایک شیلف سے دو کتابیں کھسک کر نیچے ہوگئیں اور ان کے ہٹتے ہی وہاں پر چابی پڑی ہوئی تھی۔ میں نے خدا کے حضور وہیں سجدہ شکر ادا کیا۔ کچھ لوگوں کے لیے یہ کوئی بڑی بات یا بڑا واقعہ نہیں کہ خدا نے دعا سنی اور چابی مل گئی لیکن درحقیقت یہ ایک بڑا واقعہ ہے کیونکہ میں نے ایک بات بہت دھیان اور توجہ سے سیکھ لی کہ ہمیشہ تو ہم خداوند پر بھروسہ رکھنے کا دعویٰ کرتے یا کہتے رہتے ہیں مگر کیا ہم چھوٹی سے چھوٹی بات کے لئے اس پر بھروسہ رکھ بھی رہے ہیں۔ اس لیے ہم اپنی چھوٹی سے چھوٹی بات میں خداوند کو شامل کریں اور ہم دیکھیں گے کہ ہمارے ہر کام واقعی بابرکت ہو رہا ہے۔ اور یہ

کب ممکن ہوگا، جب آپ خداوند کے حضور اپنا دل پانی کی مانند انڈیل دیں گے۔ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کو یاد ہے کہ خدا دعاؤں کو سنتا اور جواب دیتا ہے۔ اور میں جانتی ہوں کہ میرا خدا، آپ کا خدا دعاؤں کا جواب دیتا ہے۔

پولس رسول نے کہا ''میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' کیونکہ اس کا ایمان خدا پر تھا جب کہ جہاز کے سوار باقی لوگوں کو خدا سے کوئی امید یا توقع نہیں تھی۔ شاید ہی ایک یا دو افراد نے پولس کا یقین کیا ہو کیونکہ وہ خدا کے بارے میں کوئی سوچ بھی نہیں رکھتے تھے۔ مگر اسی رات پولس رسول کو ایک فرشتے نے آسمان سے آکر یہ پیغام دیا جس نے پولس رسول کا حوصلہ اور ایمان بڑھا دیا کہ پولس رسول یہ کہنے لگا کہ، ''میں خدا کا یقین کرتا ہوں۔'' یہ صرف کہنے کی بات نہیں تھی بلکہ پولس ایک دعویٰ کر رہا تھا۔ ایسا کہتے تو بہت سے ہیں مگر یقین کم ہی رکھتے ہیں۔ مگر جب پولس نے کہا کہ میں خدا کا یقین کرتا ہوں تو وہ کہہ رہا تھا کہ میں خدا کی سچائی کا یقین کرتا ہوں، میں خدا کے کلام کا یقین کرتا ہوں، میں اس کے رحم کا یقین کرتا ہوں، میں اس کی بچانے والی قوت کا یقین کرتا ہوں۔ اس لئے پولس رسول بہت پرسکون، مطمئن اور مضبوط تھا۔ کیا تمام مسیحی ایماندار بھی خدا کا ایسے ہی یقین کریں گے؟ کیونکہ پولس رسول تو اُس پیغام کے وسیلے جو خدا نے فرمایا کہ اے پولس خوف نہ کھا۔۔ دیکھ جتنے تیرے ساتھ جہاز میں سوار ہیں ان سب کی ۔۔۔ تیری خاطر جان بخش دی۔'' اور پولس رسول اس بات پر ایمان لایا۔

باب:9 اس کی حمد ہو!

(To His Praise)

''وہ تیرے بڑے احسان کی یادگار کا بیان کریں گے''۔۔۔ (زبور145:7)

یہ باب واقعات کے تقریباً سات برس بعد مکمل ہوسکا کیونکہ 1912ء کے آخری ایام میں دنیا پر پہلی عالمی جنگ کے بادل منڈلانے لگے تھے اور چین میں غیر ملکی افراد کا رہنا مشکل ہو رہا تھا لیکن پھر بھی ہم لوگ 1913ء کے آخر تک بلکہ 1914ء کے جنوری کے بعد ہی کینیڈا کے لیے روانہ ہوئے کیونکہ عالمی جنگ شروع ہوگئی تھی۔ اور اس وقت جو سب سے بڑی مشکل درپیش آئی وہ مہنگائی تھی تمام چیزوں کی قیمتیں یک دم بہت بڑھ گئیں۔ اب ہمارے پاس دو راستے تھے۔ ایک تو یہ کہ اپنی تمام ضروریات اپنے بورڈ کے سامنے رکھیں اور انہیں بتائیں کہ ہماری تنخواہ ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے کیونکہ جنگ نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔ اور دوسرا راستہ یہ تھا کہ ہم کوئی مناسب

سا گھر دیکھیں اور جو کچھ بھی درکار ہو اس کے لئے خدا باپ پر مکمل بھروسہ کریں پھر ہم نے دوسرا رستہ اپنایا اور خاموشی سے خدا پر توکل کر کے چل پڑے۔ ہماری پیاری بیٹی ہمیں کہنے لگی کہ ہمیں بورڈ کو بتانا چاہیے کہ ہماری تنخواہ ہماری تمام ضروریات پوری کرنے کے لیے ناکافی ہے، مگر ہم نے اسے یقین دلایا کہ ہماری تمام ضروریات خدا پر بھروسہ رکھو ہمیں جس چیز کی بھی ضرورت ہوگی ہمارا آسمانی باپ انتظام کرے گا کیونکہ ہمارا بھروسہ اس پر ہے۔ پھر خداوند کے فضل سے ہم لوگوں کو ایک مناسب گھر مل گیا اور ہم سب اس میں داخل ہو گئے۔ جب ہم اندر داخل ہوئے تو کھانے کے کمرے میں میز پر کافی خطوط ہمارے لیے پڑے ہوئے تھے جو چین سے منگوا لئے گئے تھے۔ ایک خط آسٹریلیا سے ایک خاتون نے بھیجا تھا جو اکثر چین میں ہمارے لیے کچھ رقم بھیجا کرتی تھی۔ ان کے خط میں پچاس پاؤنڈ تھے اور انہوں نے لکھا تھا کہ تیس پاؤنڈ چین میں خدمت کے لیے استعمال کیے جائیں اور باقی بیس پاؤنڈ ہماری ذاتی ضروریات کے لئے تھے۔ میں نے وہ خط بیٹی کے ہاتھ میں پکڑا دیا اور کہا کیا ہم اپنی ضروریات کے لئے خدا پر بھروسہ نہ کریں؟ کیونکہ مجھے لگتا تھا کہ ہمارا آسمانی باپ ہمارے ساتھ کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے کہ یہ بیس پاؤنڈ جو دوسو ڈالر بنتے تھے وہ لو اور جو تمہیں چاہیے وہ میں مہیا کروں گا۔ میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور وہ خط مجھے واپس دیتے ہوئے بولی امی جان شاید میں تو خدا پر آدھا بھی بھروسہ نہیں رکھتی۔ پھر میں بیٹی کو گزشتہ مہینوں میں خداوند کے فضل اور وفاداری کی گواہیاں بتاتی رہی۔ وہ سب یہاں تحریر کروں تو یہ کتاب بہت بڑی ہو جائے گی۔ مجھے یقین ہے کہ جو گواہیاں یہاں تحریر ہو رہی ہیں وہ ہمارے ایمان کی مضبوطی اور ترقی کے لیے کافی ہیں۔ ان دنوں میں جب ہم اپنے گھر کی ترتیب اور دیکھ بھال میں تھے کیونکہ ابھی ہم کچھ دن پہلے ہی شفٹ ہوئے تھے تو خدا نے میرے دل میں ایک بہت بڑا بوجھ ڈالنا شروع کیا۔ جو خصوصی طور پر مشنریوں کی خواتین یا

مشنری خواتین سے متعلق تھا کہ وہ روزمرہ زندگی معمولات میں جو مسائل ان کو درپیش ہوتے ہیں۔ مثلاً ان کے لباس پہننے پر اعتراض کیا جاتا ہے جب اپنے اپنے ملک میں ہوں تب ان کو تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے اور جب وہ مشنری خدمت کے لیے دوسرے ممالک میں جاتی ہیں تب بھی ان پر تنقید کی جاتی ہے اور میں برسوں سے اس تنقید کو سہتی چلی آ رہی تھی اور مسلسل دعا بھی کرتی تھی کہ خدا اس معاملے میں ہماری مدد اور راہنمائی کرے۔ خدا کی حمد ہو جو تمام تعریف کے لائق ہے۔ اس نے ایسی گواہی تیار کی جو مسلسل اس کی حمد اور تعریف کا سبب بن گئی۔ اس نے مجھے اپنے ہیٹ کو درست کرنے اور لباس کو مختلف انداز میں پہننے کا طریقہ سکھایا جو خدا کی حمد اور عزت کا سبب بن گیا۔ اس کے نام کی حمد ہو، کوئی چیز اس کی قدرت سے بڑھ کر نہیں اور کوئی بھی اس کی محبت کے لئے چھوٹا نہیں!

پہلی عالمی جنگ کے وقت ہمارا بیٹا برطانیہ چلا گیا کیونکہ وہ کینیڈا کی فوج میں تھا۔ ہم اس وقت چین سے نکل رہے تھے جب ہمیں یہ خبر ملی تو میں نے خدا سے دعا مانگنا شروع کر دی کہ وہ میرے بیٹے کی صلاحیتوں کو استعمال کرے مگر اسے خندقوں اور محاذوں سے بچا کر محفوظ رکھے۔ میرا بیٹا اس دعا سے ہرگز واقف نہیں تھا۔ جب وہ ایک مہینے کا سفر کر کے انگلستان پہنچا تو آگے فرانس میں خندقوں میں جانے کی تیاری کرنے لگا، لیکن اسے حکم نامہ ملا کہ اس کی ضرورت دفتر میں ہے۔ اس کا یونٹ اس کے بغیر چلا گیا۔ کافی مہینوں کے بعد ان کے دفتر میں اطلاع آئی کہ گیس کے استعمال کے لیے محاذوں پر رضا کاروں کی ضرورت ہے۔ ہمارے بیٹے نے اپنی نوکری سے چھٹی لے کر رضا کاروں میں شمولیت اختیار کی اور فرانس جانے کی درخواست دی۔ جب وہ جانے ہی والے تھے تو اس کو دفتر سے حکم نامہ ملا کہ اسے فرانس میں کینیڈا کی فوجی بیس کا ایڈجوٹنٹ بنا کر بھیجا جائے گا اس لیے وہ صرف اپنی بیس کو سنبھالنے کا کام کرے گا۔ ایک برس وہاں کام

کرنے کے بعد اس نے پھر فیصلہ کیا کہ اب وہ استعفیٰ دے کر آگے محاذ پر خندقوں اور مورچوں میں جائے گا۔ اس نے اس مقصد کے لیے اقدامات کرنے شروع کر دیے اور جب وہ ایسا کر رہا تھا اور اپنا استعفیٰ دفتر میں جمع کروانے گھوڑے پر سوار ہو کر جانے لگا تو اچانک وہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہاتھ بازو اور ٹانگ میں فریکچر ہو گیا جس کی وجہ سے اسے لمبی چھٹی دے کر کینیڈا بھیج دیا گیا اور یوں وہ جنگ کے ختم ہونے تک گھر پر ہی رہا۔ وہ ہمیں یہ بتا رہا تھا کہ یہ سب اتفاقیہ ہوا ہے لیکن وہ اپنی ماں کو ہرگز قائل نہیں کر سکتا تھا یہ سب اتفاقیہ ہے کیونکہ جب وہ مورچوں میں جانے کی تیاری میں مصروف تھا تب مجھے خداوند نے واضح طور پر ظاہر کر دیا تھا کہ تمہارا بیٹا بالکل محفوظ رہے گا۔ پھر جب ہم عالمی جنگ کے بعد دوبارہ چین گئے تو کینیڈا میں موجود ایک لڑکی نے مجھ سے درخواست کی کہ اس کی کافی مشکلات ہیں، مالی بھی اور گھریلو بھی اس لئے اس کے لئے دعا کی جائے کہ خدا اس کی مدد کرے۔ میں نے اس کے گھر پر چکر بھی لگایا تھا اور اس سے کہا تھا کہ خدا ضرور اس کی مدد کرے گا۔ چین جا کر بھی میں نے اس کے لیے دعا جاری رکھی اور خداوند سے اس لڑکی کی مدد کی درخواست کی اور واضح ثبوت مانگا۔ میں ایک مہینہ اس کے لیے دعا مانگتی رہی اور پھر ایک مہینہ اور کچھ دن کے بعد مجھے اس لڑکی کی طرف سے ایک خط ملا کہ جس جس بات کے لیے اس نے دعا مانگنے کے لیے کہا تھا خدا نے ویسے ویسے ہی اس کی تمام ضرورتوں کو پورا کیا ہے۔

اس کے بعد جب میرے شوہر نے چانگ ٹے، ہونان میں فیلڈ ورک سے استعفیٰ دیا تو ہمیں وہ گھر بھی چھوڑنا تھا جس میں ہم رہ رہے تھے اور ساتھ ہی رہنے کے لیے ایک گھر بھی تلاش کرنا تھا۔ ہمارے اور ہمارے کام کے لئے سب سے مناسب جگہ ہونان کا جنوبی علاقہ کی کنگ شان کا پہاڑی علاقہ تھا۔ ہم وہاں جا کر ایک ہفتے تک جگہ تلاش کرتے

رہے مگر ہمیں جگہ نہ ملی۔ جب ہم واپسی پر پہاڑی سے اتر رہے تھے تو کمزوری کی وجہ سے میرے لیے اترنا کافی مشکل ہو رہا تھا جب میرے شوہر نے یہ دیکھا تو خداوند کے حضور گڑ گڑا کر فریاد کرنے لگے کہ ہمیں ایک اچھی جگہ مہیا کر۔ واپس گھر پہنچنے سے پہلے خداوند نے ان کو یقین دہانی کروادی کہ ہمیں گھر مل جائے گا۔ ہمارے ایک دوست مشنری ہم سے ملنے اور تھوڑی رفاقت رکھنے کے لئے ٹرین کا سفر کر کے آ رہے تھے۔ جب وہ پہنچے اور ہم نے انہیں بتایا کہ ہمیں گھر نہیں ملا تو وہ کہنے لگے کہ ہمارے ایک مشنری نے ایک خوبصورت جگہ مستقبل میں مشنری خدمت کے لیے بنائی ہے۔ میں ان سے درخواست کروں گا کہ وہ مکان آپ لوگوں کو دے دیا جائے۔ ہم نے اپنے دفتر میں خزانچی کو درخواست دے دی کہ ہمیں ایک جگہ ٹھہرائی ہوئی رقم کے مطابق گھر مل رہا ہے اور ساتھ ہی جگہ کی تفصیل بھی بتادی۔ کچھ دنوں کے بعد ہمارے مشن کے خزانچی نے ہمیں خط بھیجا کہ ہمارے مشن بورڈ نے متفقہ طور پر خوشی سے آپ لوگوں کی درخواست قبول کر لی ہے۔ اور گھر کی رقم مہیا کر دی گئی ہے۔ میں جب یہ باتیں آپ کے لیے تحریر کر رہی ہوں تو ہم اپنے اسی نئے گھر میں ہوں جو خدا نے مہیا کیا ہے اور چین میں شاید یہ سب سے خوبصورت مقام پر واقع گھر ہے۔ اور اسی خوبصورت پہاڑی گھر سے جو خدا نے مہیا کیا ہے میں دعا کے موضوع اور اہمیت پر یہ کتاب لکھ رہی ہوں۔ میں نے جو یہ گواہیاں آپ لوگوں کے لیے لکھی ہیں وہ بہت سی گواہیوں میں سے چند ایک ہیں جو خدا کی وفاداری کے بارے میں سمجھانے کے لیے کافی ہیں اور دعا کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے بہت ہیں۔ میں اب گھر میں دعا کرتے ہوئے اکثر سوچتی ہوں کہ میں نے خدا کی شان، عزت اور بزرگی کے مطابق اس سے زیادہ نہیں مانگا تھا، حالانکہ میں اس سے زیادہ مانگ سکتی تھی اپنے خاندان کے لیے اور چینی قوم کے

لیے اور ساتھ ہی میں نے تجربے سے سیکھا تھا کہ کچھ ایسی شرائط ہیں جو خدا کے کلام میں وضع کی گئیں ہیں جن کو اگر مانا جائے تو خدا تمام ضرورتوں کو اپنی قدرت کے مطابق کثرت سے پوری کرتا ہے۔ میں اپنے آپ کو ان شرائط کے مطابق اکثر پرکھتی رہتی ہوں تا کہ اپنے آپ کو جانچ سکوں۔ کیونکہ جب زندگی میں ایسے حالات آئیں کہ دعاؤں کا جواب جلد نہ ملے تو پھر سمجھدار زندگیاں جان سکیں کہ دعا کا جواب کس وجہ سے نہیں ملا۔ لیکن یاد رکھیں کہ درج ذیل تمام شرائط کتابِ مقدس کے ایک لفظ سے ہی ماخوذ اور وابستہ ہیں اور وہ لفظ ہے:

''قائم رہنا''

موثر دُعا کے لیے شرائط:

۱۔ ''خدا کے حضور فروتنی اِختیار کرتے ہوئے گُناہوں سے کنارہ کشی کرنا۔''
(۲۔تواریخ 14:7)

۲۔ ''پورے دل سے خدا کے طلبگار ہونا۔''
(یرمیاہ 13-12:29)

۳۔ ''خدا پر ایمان رکھنا۔''
(مرقس 24-23:11)

۴۔''فرمانبرداری اِختیار کرنا۔''
(۱۔یوحنا 22:3)

۵۔''پاک رُوح پر مکمل بھروسہ کرنا۔''
(رومیوں 26:8)

۶۔''امیتاز کرنا۔''
(مرقس 24:7-30؛لُوقا 5:11-10)

۷۔ ''خدا کی مرضی کے مطابق مانگنا۔''
(۱۔یوحنا 14:5)

۸۔''مسیح کے نام میں مانگنا۔''
(یوحنا 13:14-14)

۹۔'' اپنی غلطی مان کر دوسروں سے معافی مانگنا اور میل کرنا۔''
(متی 23:5-24)

دُعا کی ناکامی کے اسباب

۱۔''زندگی یا دِل میں گناہ ہونا۔''
(زبور 18:66؛یسعیاہ 1:59-2)

☆☆☆

۲۔"خدا کی فرمانبرداری سے مسلسل انکار۔" (اَمثال1:24-28؛ زکریاہ7:11,13)

۳۔ "ریاکاری کرنا یا رسمی انداز اپنانا۔" (یسعیاہ1:2-15)

۴۔ "دوسروں کو معاف کرنے کے لیے تیار نہ ہونا۔"(متی6:24-15؛مرقس11:25-26)

۵۔ "غلط نیت یا بُرے مقاصد کے لیے مانگنا۔" (یعقوب4:2-3)

۶۔"خدا کے احکام کو حقیر جاننا۔" (عاموس2:4)

۷۔"محبت اور ترس نہ رکھنا۔" (امثال21:13)

سچی امید قوت بخش ہے۔ کیونکہ یہ زندہ امید ہے (1-پطرس 3:1) یہ انسان میں جان ڈال دیتی ہے۔ یہ محنت کرنے کا حوصلہ دیتی جیسے اوزار تیز کرنے کا سان ہو۔ جیتنے کی امید سپاہی کو لڑنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ منافع کی امید ہی تاجر کا کاروبار کرنے کا حوصلہ دیتی ہے۔ الٰہی امید بحری جہاز کو تیز چلانے والی ہوا کی مانند ہے، جیسے رتھ کے لئے پہیوں کی مانند ہے: یہ ایک مسیحی ایماندار کو نیکی کرنے میں سرگرم رکھتی ہے۔

باب:10 فتح مل گئی

Victory Found

اس چھوٹی سی کتاب کے آخری حصے میں ایک زبردست ذاتی تجربہ ضرور بیان کرنا چاہوں گی۔ یہ گواہی 7 دسمبر 1918ء کو دی سنڈے اسکول ٹائمز جریدے میں بھی شائع کی گئی تھی۔ خداوند یسوع کی محبت ہمیشہ ہمارے دلوں میں موجود رہتی ہے ہم چاہ کر بھی اس سے دور نہیں ہوسکتے۔ جیسا رومیوں کے خط میں پولُس رسول ہمیں سکھاتا ہے کہ مسیح کی محبت سے ہمیں موت تو موت زندگی بھی جدا نہیں کرسکتی۔

میں جب بارہ برس کی ہونے والی تھی تو بیداری کی ایک میٹنگ میں، میں نے بہت لوگوں کے سامنے مسیح کو اپنا خداوند اور نجات دہندہ قبول کیا تھا۔ اس وقت سے میرے دل میں مسیح کو قریب سے جاننے کی تڑپ اور لگن پیدا ہوگئی کہ میں اپنے خداوند کو قریب سے ضرور جانوں گی۔ میں نے اس بات کے لئے بڑی شدت سے دعا مانگنا شروع کردی اور چار یا پانچ سال

کے بعد جب میں روزانہ دعا مانگتی رہی کہ خداوندتُو مجھے مل اورنظر آ۔ میں دعا مانگنے کے لیے رات کے وقت ہمارے گھر کے باغ میں چلی جاتی۔میرے ماں باپ اس باغ کی خوب دیکھ بھال کرتے تھے۔اور ہمیں بھی ایسی ہی عادت تھی اس لیے میں وہاں گھاس پر گھٹنوں کے بل ہوجاتی اورخداوند سے مانگتی کہ مجھے مل اورایک دن جب میں یہ دعا کررہی تھی تو میری آنکھیں ستاروں بھرے آسمان پر لگی تھی اور تصور ان ستاروں سے کہیں بہت آگے تھا تو مجھے ایسے لگا جیسے آسمان سے کوئی باریک سی روشنی میرے دل میں اترگئی اورمیرے دل میں شدید خواہش پیدا ہوگئی کہ میں اگرمسیح کو جاننا چاہتی ہوں تو اس کی خدمت کروں۔اور پھر یہ لگن بڑھتی گئی اور میں نے اپنے مسیح کو جاننے کے لئے خدمت میں قدم رکھا اور سنڈے اسکول اور پھرمشنری (رسالتی) خدمت میں آگئی اوردن بہ دن خداوندکو بہترطور پر جاننے میں بڑھتے ہوئے چالیس برس سے زائد ہوگئے ہیں اورمیں اس کومزید بہتر جان ہی رہی ہوں۔کیونکہ مجھے اپنی خدمت کے آغاز میں ہی سمجھ آگئی کہ گناہ آلودہ فطرت سے چھٹکارا پانا ہی مسیح کو بہترطور پر جاننا ہے۔ میں یہ بتاتے ہوئے بالکل نہیں ہچکچا رہی کہ مجھے اپنی غصیلی فطرت پر قابو پانے میں بہت برس لگ گئے جن کا مجھے بہت افسوس ہے۔

میں بعد میں کئی مہینوں تک خداوند سے معافی مانگتی رہی کہ میں پورے طور پر اپنی فطرت کومسیح کے حوالے نہ کرسکی تھی۔ میں بہت ضدی، خود رائے، حتیٰ کہ گھمنڈ کی حدتک اپنی مرضی کرنے والی تھی اور اسی طرح خداوند کی خدمت کرتی رہی، جومسیح کی مرضی کے مطابق نہیں تھیں۔ جب ہمیں چین میں خدمت کرتے ہوئے پانچ برس گزر گئے تو میں یہ غم کرتی رہتی کہ موسم اتنا خراب ہے، اتنی شدید گرمی ہو جاتی ہے اور اچانک طوفان اورٹھنڈ، پھر اجنبی لوگ، زبان اجنبی، بدتمیز نوکر ہیں، یہ ساری باتیں سوچ کر میں اکثر کڑھتی رہتی بہ نسبت یہ کہ میں خداوند

سے مدد مانگتی کہ وہ ہماری مدد کرے۔ پھر ایک دن (جسے میں کبھی نہیں بھول سکتی)، میں گھر میں ایک کاغذی کھڑکی کے پیچھے بیٹھی تھی شام کا وقت تھا اور میٹنگ سے فارغ ہوئی تھی کہ مجھے دو عورتوں کی آواز سنائی دی جو چینی تھیں اور کافی دیر سے مسیحی ہو چکی تھیں وہ باہر بیٹھی باتیں کر رہی تھیں اور ان کی واضح آواز مجھے سنائی دے رہی تھی۔ پہلے وہ میٹنگ کے اچھے ہونے اور کلام کے اچھی طرح سمجھ آنے کی باتیں کرتی رہیں پھر اچانک وہ میرے بارے میں بات کرنے لگیں (جو کافی غلط باتیں تھیں)۔ ایک نے کہا، ''اس میں کوئی شک نہیں کہ مسز گوفورتھ بہت محنتی ہیں، زبردست کلام سناتی ہیں، اور ہم سے بہت پیار بھی کرتی ہیں مگر، ان کا غصہ، اف توبہ توبہ، کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ جیسا کلام سکھاتی ہیں ویسے خود اس پر عمل بھی کریں!'' مجھ پر اپنی زندگی اور شخصیت کا مکمل راز کھل چکا تھا۔ میں شرمندگی کے مارے زمین میں گڑی جا رہی اور میرے اندر کی کڑواہٹ اور غصہ اور گھمنڈ پانی کی طرح انڈیلا جا رہا تھا اور بہہ کر مجھ سے دور جا رہا تھا اور مجھے اپنا آپ اس وقت صرف خاک اور راکھ کے برابر محسوس ہو رہا تھا۔ میں سوچ رہی تھی کہ میں کتنی بیکار بلکہ بیکار سے بھی بدتر تھی کہ میں چین میں آ کر مسیح کی منادی تو کر رہی تھی مگر مسیح کی طرح رہ نہیں رہی تھی۔ مگر میرے سامنے سوال آ موجود ہوا تھا کہ میں مسیح کی مانند کیسے بنوں؟ ہاں مجھے پتہ چل گیا تھا کہ میں کیسے مسیح کی مانند بن سکتی ہوں کیونکہ میں کسی کو جانتی تھی (جی ہاں، وہ میرے شوہر تھے) جن کے پاس اطمینان اور تحمل کی قوت تھی اور برداشت تھی جو مجھ میں نہیں تھی اور میں اکثر اس قوت کا راز جاننا چاہتی تھی کہ وہ مجھ میں بھی ہو۔ کیا یہ ممکن تھا کہ میرے جیسی فطرت رکھنے والی شخصیت کبھی نرم مزاج اور صابر بھی ہو سکتی ہے؟ کیا یہ ممکن تھا کہ میں کبھی فکر مند ہونا چھوڑ سکتی ہوں؟ کیا میں امید کر سکتی تھی کہ میں مسیح کی منادی بھی کروں اور مسیح کی مانند بنتی بھی جاؤں؟ مجھے علم تھا کہ میں مسیح سے محبت رکھتی

ہوں اور بار بار میں نے بہت نیت کی اور خواہش بھی رکھی کہ میں مسیح کی خاطر سب چھوڑ سکتی ہوں۔ لیکن مجھے یہ بھی علم تھا کہ بچوں کی وجہ سے غصہ آتا، یا چینیوں کی وجہ سے غصہ آنا میری ہفتوں یا مہینوں کی محنت کو بے کار کر سکتا تھا۔ بعد میں کئی برس میں نے ایک طرح سے بھٹی میں سے گزر کر ہی مسیح کی سی فطرت حاصل کی۔ خداوند جانتا تھا کہ میری فطرت میں موجود خامیوں کو آگ ہی ختم کر سکتی تھی۔ ان کٹھن برسوں کو اگر میں ایک جملے میں لکھنے کی کوشش کروں تو وہ یہ ہوگا: ''الجھنا (حاصل نہ کر پانا)، پیروی کرنا، تھام لینا، اور کوشش کرتے رہنا، اور پھر آخر میں ناکام ہونا۔'' اور جب ناکامی کے بعد مایوسی آتی تو پھر اپنی طرف سے بہترین کوشش کرنے کا سوچنا اور بہترین کوشش پھر ناکام ہو جاتی! اور جب میں نے دیکھا کہ خداوند میرے شوہر کی کیسے زبردست طریقے سے راہنمائی کر رہا ہے اور پاک روح کی قدرت ان کی زندگی اور کلام میں بہت واضح نظر آتی تھی تو میں نے اپنی زندگی میں پاک روح کی معموری کو مانگا تو پھر مجھ پر گناہ کی تباہ کاریاں اس انداز میں مجھ پر ظاہر ہونے لگیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھیں۔ بہت سی چیزیں خدا اور انسانوں کے ساتھ درست کرنے والی تھیں، تب میں نے سیکھا کہ ''قیمت چکانا کیا ہے'' تب خدا کے روح نے مجھے گناہ پر غالب آنے کے لیے کلام کے حوالوں کو یاد کرنے کا فضل دیا تا کہ میں گناہ پر غالب آسکوں۔ لیکن ابھی بھی مسیح جیسا بننا کوسوں دور تھا۔ میں نے پاک روح کی عزت کرنا سیکھا تھا اور اس کی مدد مانگنا سیکھا کہ کیسے گناہ پر غالب آؤں۔ پھر پہلی عالمی جنگ کے خاتمے کے بعد ہم دوبارہ چین گئے اور وہاں گھر لے کر خدمت کر رہے تھے تو پھر 1916ء میں زبردستی ہمیں چین سے نکال دیا گیا اور ہمیں کینیڈا واپس آنا پڑا۔ میرے شوہر کی صحت کافی خراب تھی اور عوام میں بولنا ان کے لیے اب کافی مشکل ہو گیا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ دونوں

کے بولنے کی ساری ذمہ داری مجھ پر آن پڑی ہے۔ اور میں نے خدا کی مدد مانگے بغیر ہی کلیسیاء کی ذمہ داری کو اٹھانے کی کوشش کی۔ خداوند ہمارے خدا نے میرے دل کی تڑپ دیکھی اور اپنے پرجلال طریقے سے مجھ پر فضل کرتے ہوئے اپنا ہی وعدہ ہمارے لیے پورا کیا۔"وہ ترستی جان کو سیر کرتا ہے اور بھوکی جان کو نعمتوں سے مالا مال کرتا ہے۔"(زبور 9:107)

ان دنوں میں اونٹا ریو میں نیا گرا جھیل کے کنارے ایک روحانی کانفرنس کا انعقاد ہوا اور میں بھی خوشی سے گئی کیونکہ مجھے یہ اشارہ ملا تھا کہ میں وہاں جاؤں۔ وہ کانفرنس کئی دنوں کی تھی ایک دن میں نہ چاہتے ہوئے بھی گئی کیونکہ وہاں جھیل کنارے درختوں کے نیچے روحانی رفاقت شراکت اور کلام سننا بہت ہی زبردست تھا۔ وہ پیامبر تو ہمارے لیے اجنبی تھا لیکن اس نے کلام کا آغاز ہی کیا تو بولا، ''گناہ پر غالب آنا'' اور میری ساری توجہ اس کلام کی طرف ہوگئی کہ وہ کیا سنائے گا۔ کیونکہ میں تو عرصے سے اسی مسئلے کا شکار تھی۔ یہی لڑائی تو لڑ رہی تھی اور سوچ رہی تھی کیا یہ ممکن ہے کہ گناہ سے چھٹکارا پایا جاسکے؟ پیغام سنانے والا زبردست بیان دے رہا تھا کہ مسیحی زندگی میں مختلف تجربات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کبھی خدا ہمارے نزدیک محسوس ہوتا ہے اور ہم مختلف اور زبردست روحانی تجربات سے گزر رہے ہوتے ہیں اور پھر اچانک خدا دور ہوتا محسوس ہوتا ہے، مشکلات، پریشانیاں اور سرد مہری اور فکریں، بے حوصلگی اور کئی بار غلطی اور کوتاہی ہوجانا، تو بڑی تکلیف کے تجربات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لیکن پھر کوئی بات، تحریر، پیغام یا کئی اور طریقہء کار خدا کے خاص فضل کا باعث بنتے ہیں اور ہم واپس خدا کی نزدیکی میں پہنچ جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ ہم سے کبھی دور نہیں ہوتا صرف ہم اس سے دور ہوجاتے ہیں۔ پھر پیامبر نے تمام حاضرین سے کہا کہ اگر آپ کی زندگی میں ایسے تجربات آئے ہیں تو آپ ہاتھ اٹھا سکتے

ہیں۔ میں بالکل پہلی سیٹوں میں سے ایک پر بیٹھی تھی اس لئے شرمندگی محسوس ہورہی تھی اور میں نے پہلے ہاتھ نہ اٹھایا لیکن میں نے دل میں ٹھان رکھی تھی کہ میں خدا کی نزدیکی کے لیے کسی شرمندگی کی پرواہ نہیں کروں گی۔ اور میں نے ہاتھ اٹھا دیا اور میں نے ڈرتے ڈرتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو حیران رہ گئی بہت سے ہاتھ اٹھے ہوئے تھے حالانکہ وہ صرف مسیحی قائدین، خادمین اور مشنری افراد ہی تھے۔تب مجھے بہت حوصلہ ملا کہ صرف میں ہی اکیلی ایسی نہیں ہوں بلکہ زیادہ تر مسیحی ایسے تجربات کا سامنا کرتے ہیں۔تب پیامبر نے مزید کہا کہ یہ زندگی مسیحیوں کے لیے خدا کا منصوبہ ہرگز نہیں، بلکہ آرام، تسلی، خوشی، خوشحالی، قدرت اور خدا میں مکمل راہنمائی اور آزادی کی زندگی خدا کی طرف سے مقرر ہوئی ہے۔ میں سن رہی تھی لیکن مجھے یقین نہیں ہورہا تھا کہ ایسا بھی ممکن ہے۔ ساتھ ہی میرے ذہن میں یہ بھی آرہا تھا کہ خدا مجھے اپنی نزدیکی عطا کررہا ہے، تب پیامبر نے سب کے لئے دعا مانگی اور سب کو ایک دوسرے کے لئے دعا مانگنے کا کہا اور پھر آخر میں سب کو پرچہ جات دیے گئے جن پر فتح مند زندگی گزارنے کے لیے حوالہ جات لکھے گئے تھے۔ اگلے دن صبح جلدی اٹھ کر میں نے گھٹنوں کے بل ہوکر دعائیہ روح میں تمام حوالہ جات پڑھے تو میرے دل میں ایک عجیب سا سکون اور تسلی اترنا شروع ہوا کیونکہ کلام میں واضح لکھا تھا کہ خدا باپ اپنے بچوں کے لیے فتح مند زندگی ہی چاہتا ہے۔ پھر میں نے ان حوالہ جات کے مطابق دعا مانگنا اور زندگی بسر کرنا شروع کر دیا اور پھر آنے والے دنوں اور برسوں میں خدا کا نور میری زندگی کو روشن کرنے لگا۔ میں نے کلام پر عمل کرنے کی دعا اور پاک روح سے مدد مانگنا شروع کر دی اور پھر خود بخود میں نے اپنی زندگی کی کڑواہٹ اور غصے سے چھٹکارا پانا شروع کر دیا۔ مجھے سمجھ آنے لگا کہ کوشش کر کے گناہ سے غصے سے چھٹکارا پانا مشکل ہے اس لئے ہر مسیحی کو کوشش

کر کے کلام پر عمل کرنے اور پاک روح سے مدد مانگنے کی دعا کرنے کی ضرورت ہے۔کیسی تسلی اور اطمینان حاصل ہو رہا تھا جس کا بیان کرنا الفاظ میں ممکن نہیں، مجھے اب واضح ہوا کہ مسیح ہمارے خداوند کی قربانی کیسی عظیم قربانی ہے اور گناہ سے چھٹکارے کے لیے اس نے کیسے زبردست کام کیا ہے۔ جب میں نیا گرا میٹنگ سے واپس آئی تھی تو مجھے ہلکی ہلکی روشنی محسوس ہو رہی تھی مگر ''لوگ درختوں کی طرح چلتے پھرتے نظر آ رہے تھے۔'' مگر جب اگلے دن میں نے دعا مانگی اور پھر اس کے بعد میں نے وہ کتابچہ جو ہمیں دیا گیا تھا فتح مند زندگی گزارنے کے لئے اس کو پڑھنا شروع کیا تو میں اٹھ کر اپنے بیٹے کے بستر کے نزدیک آ گئی اور بلند آواز سے اسے پڑھنا شروع کیا اور آخر تک پڑھا جہاں لکھا تھا، ''آخر کار مجھے سمجھ آ گیا کہ خداوند یسوع واقعی حقیقی طور پر میرے ساتھ ساتھ ہے۔'' مجھے لگا کہ تمام بادل چھٹ گئے اور سورج چمکنے لگا اور میری روح جان میں نور ہی نور سما گیا۔ کہ فتح کا راز کچھ مشکل نہ تھا صرف خداوند یسوع ہی فتح تھا۔ جو زندگی کلام کے مطابق تھی وہ ہی فتح مند زندگی تھی کیونکہ مسیح ہر ایماندار کے ساتھ رہتا ہے اور اسے کلام پر عمل کرنے کی ہدایت دیتا رہتا ہے تا کہ وہ فتح مند زندگی بسر کرے اور مسیح میں اپنا آرام، سکون، تسلی، خوشی اور سلامتی پائے۔ ان سب باتوں سے میری زندگی اور دل میں اطمینان اور آرام سا بھرنا شروع ہو گیا تھا۔ حقیقتاً میری نئی زندگی سی شروع ہو گئی جو کہ صرف اور صرف مسیح کی زندگی تھی۔ میں نے سب سے پہلا فیصلہ یہ لیا کہ آئندہ کے لئے عہد کر لیا کہ اب سے صرف مسیح کی مرضی یعنی کلام کے مطابق عمل کروں گی اور کسی بھی انسان کی لکھی ہوئی یا کہی ہوئی بات کو مسیح پر ترجیح نہیں دوں گی نہ ہی کسی بھی قسم کے روحانی تجربے کو چاہے ذاتی ہو یا تجرباتی ہو اسے کلام پر ترجیح نہیں دوں گی۔

تب آنے والا ہر دن اور ہر سال مسیح کے ساتھ نئی اور گہری رفاقت کے باب رقم کرتا گیا اور

اگر کوئی کہے کہ آپ ان برسوں کو ایک لفظ میں کیسے بیان کریں گی؟ تو میرا جواب یہ ہوگا کہ ''آرام کرتے۔''

کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ کیا کبھی پھر آپ نے گناہ نہیں کیا؟ جی ہاں گناہ ہوجاتا ہے میں اقرار کرتی ہوں مگر وہ جان بوجھ کر نہیں ہوا۔ اور مجھے بہت افسوس ہے کہ میں کبھی کبھار غلطی سے گناہ کر جاتی رہی۔ لیکن یہ ہمیں مسیح کی محبت سے جدا نہیں کرتا مگر اس کی حضور کے احساس سے ضرور دور کرسکتا ہے۔ اس لئے میں نے سیکھا ہے کہ فوری اقرار کرنے سے خدا کی حضوری بڑھنے کے تجربات بھی ہوتے ہیں اس میں فوری اقرار کرتی اور معافی مانگ کر دوبارہ بحالی کے مقام پر آجاتی ہوں۔ اس لئے اس کی حضوری کا احساس ہماری زندگی کے ہر پہلو میں نظر آنا شروع ہوجاتا ہے اور ہم فوری طور پر بحال ہوجاتے ہیں کیونکہ وہ ہمارا سب سے قریبی عزیز ہے۔ خدا ہمارا باپ اور مسیح ہمارا بڑا بھائی ہے جو ہم سے پیار کرتا اور ہر وقت ہمارے نزدیک رہنا چاہتا اور ہمیں فتح مند زندگی میں چلتے دیکھنا چاہتا ہے۔ میں اپنے دل کی عکاسی کے لئے چارلس سپرجن کے الفاظ کو یہاں تحریر کروں گی۔ انہوں نے بہت خوبصورتی سے یہ کہا،

جیسے غنیمت کے لئے ہاتھ؛
اور بانسری کے لئے سانس
جیسے بچے کے لئے ماں؛
جیسے انجان راہوں میں راہنما
بجھتے چراغ کے لئے تیل؛
جیسے غلام کے لیے قیمت
جیسے مکھی کے لیے پھول؛
ویسے میرے لئے یسوع مسیح

اب میرے لیے یسوع مسیح ہی ہے۔ آپ نے سوچنا ہے کہ کیسے یسوع آپ کے لئے حقیقت بنے گا۔ جن حوالہ جات کے ذریعے مجھے روشنی ملی وہ یہاں نیچے درج کررہی ہوں تاکہ آپ کی زندگی میں بھی یہ اجالا بن کر چمکے:

☆☆☆

☆☆☆☆☆

خدا کی حضوری

”فتح کا آسان سا راز یا کلیہ کسی بھی ایماندار کے دل میں یسوع مسیح کا ہونا ہے۔ یہ انوکھا کام مسیح کا ہے جس پر ہمیں ایمان رکھنا ہے اور خوشی کرنا ہے۔“

(رومیوں25:16)؛

(افسیوں9:3)؛

(کلسیوں1:26-27)؛

(افسیوں5:30,32)؛

(کلسیوں3:4)۔

مسیح نے خود یہ سکھایا:

(یوحنا14:20-23)(15:1-7)(17:21-23)؛

(متی20:28)

(مکاشفہ 3:20)

(مرقس16:20)

پولُس رسول کے لئے یہ ایک اشد ضروری سچ تھا۔

(رومیوں8:10)؛

(۱۔کرنتھیوں15:6)(12:27)

(۲۔کرنتھیوں5:17)(13:5)

(گلتیوں2:20)(3:27)(4:19)

(افسیوں3:17)

(فلپیوں1:21)

(۱۔تھسلنیکیوں5:10)

(عبرانیوں3:6)

جب آپ یہ حوالہ جات پڑھ پڑھ کر دعا مانگیں گے اور باقی کلام کا مطالعہ کریں گے تو آپ مسیح کی قدرت کو عجیب طور سے کام کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ یوحنا رسول نے بڑی وضاحت سے اس بات کو بیان کیا ہے؛

(۱۔یوحنا2:28 تا3:6,24)

(۱۔یوحنا4:4,12,13,15,16)

(۱۔یوحنا5:20)

خدا کا مقصد

جب ایماندار مسیح کی مانند زندگی بسر کرنا ہے تو فتح خود ظاہر ہوتی جاتی ہے لیکن خدا کے فرزند ہوتے ہوئے ہر مسیحی بہن بھائی کو فتح پر توجہ رکھنی چاہیے کہ خدا کا مقصد ہماری زندگی کے لئے

صرف فتح مندی ہی ہے۔ کیونکہ کلامِ مقدس
اس بارے میں بالکل واضح ہے۔
(لوقا1:74-75)
(رومیوں5:2,6-8)
(ا۔کرنتھیوں15:57)
(۲۔کرنتھیوں2:14) (10:5)
(افسیوں1:3-4)
(کلسیوں4:12)
(ا۔تھسلنیکیوں5:23)
(۲۔تھسلنیکیوں3:3)
(۲۔تیمتھیس2:19)
(ططس2:12)
(عبرانیوں7:25)
(ا۔پطرس1:15)
(۲۔پطرس3:14)
(ا۔یوحنا2:1) (3:6,9)
گناہ سے مکمل چھٹکارا: (متی1:21)
(یوحنا8:34;36)
(ططس2:14)

خدا کا انتظام

خدا انسان کی سب کمزوریوں سے واقف ہے
کہ اس کا دل سب چیزوں سے زیادہ برا ہے۔
اور اس کی راستبازی گندے چیتھڑوں کی مانند
ہے اور انسان گناہ پر سرف خدا کی مدد سے ہی
فتح پا سکتا ہے اور کوئی ذریعہ نہیں جس سے گناہ پر
فتح حاصل کی جا سکے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ
ہونے کے ساتھ ہمارا باپ بھی ہے اس لئے
اس نے شاہی انتظام کیا ہے یعنی اتنا کثرت
سے مہیا کیا ہے کبھی کمی نہیں ہو سکتی۔ اگر ہم
سوچیں کہ ہم نے تمام خزانہ کھوج لیا تو یاد رکھیں
کہ ابھی تو صرف ہم نے ایک دینار ہی حاصل
کیا ہو۔ یہ خزانہ بڑھتا جا رہا ہے اور ختم نہیں
ہوگا اور کسی کے لیے کم بھی نہیں ہوگا چاہے دنیا
کی تمام قومیں، تمام نسلیں، تمام افراد اس
خزانے سے استعفادہ حاصل کریں کوئی مسئلہ
نہیں کیونکہ خداوند بادشاہ نے یہ انتظام کیا
ہے۔ خدا کا سب سے بڑا تحفہ جو اس نے دیا
ہے وہ اپنی ذات، اپنی شخصیت دی ہے پاک
روح کی صورت میں جسے دنیا حاصل نہیں کر

سکتی مگر خدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے مہیا کر دیا ہے۔ زندگی کا چشمہ مفت مہیا کر دیا ہے۔ جیسا کہ کلام مقدس میں لکھا گیا ہے کہ:

"اس نے ہم پر خدا کی خاص مہر کر کے اپنا بنا لیا ہے۔" (افسیوں 13:1)

"وہ ہم میں رہتا ہے۔"
(۱۔کرنتھیوں 16:3)

"وہ ہمیں مسیح کی مانند بناتا ہے۔"
(۲۔کرنتھیوں 18:3)

"وہ دعا مانگنے میں ہماری مدد کرتا ہے۔" (رومیوں 26:8)

"وہ ہمیں تسلی دیتا ہے۔"
(یوحنا 16:14)

"وہ راہنمائی کرتا ہے۔"
(رومیوں 14:8)

"وہ قوت فراہم کرتا ہے۔"
(افسیوں 16:3)

"وہ ہمیں پھلدار بناتا ہے۔"
(یوحنا 7:38-39)

مسیح میں زندگی بسر کرنے سے فتح مند نتائج

(رومیوں 32:8) (27:8) (13:15)
(۲۔کرنتھیوں 11,8:9)(14:2)
(افسیوں 19:1)(20,16:3)
(فلپیوں 19,13,7:4)
(کلسیوں 11:1)
(۱۔پطرس 5:1)
(۲۔تیمتھیس 17:3)
(یہوداہ 24)
(یوحنا 7:15)

اگر آپ مزید کلام کے مطالعہ میں فتح مند زندگی کے حوالے سے جاننا چاہتے ہیں تو پھر مزامیر کا مطالعہ دعائیہ انداز میں کرنا شروع کر دیں اس کے وسیلے مجھے بے حد برکت ملی۔ اور ان حوالہ جات کو نوٹ کرنا شروع کر دیں جہاں خدا فتح مہیا کرتا نظر آ رہا ہے۔ آپ ایک لمبی فہرست سے حیران رہ جائیں گے آپ دیکھیں گے کہ داؤد کس طرح خدا سے مدد مانگتا ہے تو آپ بھی مسیح سے مدد حاصل کرنا شروع ہو جائیں گے۔ پھر ساتھ ہی کوئی کلید حاصل کریں

جس میں حوالہ جات موجود ہوں جو مختلف موضوعات کے مطابق ہوتے ہیں۔اس سے آپ کو بہت مدد ملے گی جیسے کہ فضل، دولت، عزت، قوت اور معموری وغیرہ وغیرہ، آپ ان کو بائبل کے مطالعے کے ساتھ استعمال کریں اور فضل کا مطالعہ سب سے زیادہ کریں،

فضل پر فضل ۔۔(یوحنا16:1)

کافی فضل (۲۔کرنتھیوں9:12)

زیادہ فضل (یعقوب6:4)

تمام فضل (۲۔کرنتھ9/8)

کثرت سے فضل (رومیوں17:5)

بہت زیادہ فضل (ا۔تیمتھیس14:1)

اس کے فضل کی دولت (افسیوں17:2)

لیکن یادرکھیں یہ سب کچھ مسیح میں ملے گا، جب ہم اس میں ہوکر حاصل کریں گے پاک روح کے وسیلے۔ اور اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کیسے مسیح میں ہوکر یہ سب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔خدا میں ہوکر خدا سے حاصل کرنا ہے! خداوند آپ کو بہت برکت دے۔آمین۔

تمام تاریخِ اِنسانی میں اخلاقی معیار یکساں نہیں رہے وہ بہت سے نشیب و فراز کا شکار رہے ہیں۔ امریکہ کا قدیم کالونی نظام آج کے معاشرے سے بالکل مختلف تھا۔آج سرعام گناہ کی صورتحال پچاس سال پہلے امریکہ کے اخلاقی معیار کے بالکل برعکس ہے۔گناہ کے اس اتار چڑھاؤ کی بنیادی وجہ معاشرے میں بائبل مقدس کی اہمیت کے درجے پر مبنی ہے۔ جولوگ بائبل مقدس سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ گناہ کے متعلق بہت کچھ بیان کرتی ہے، اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ بائبل مقدس دنیا کی وہ واحد کتاب ہے جو گناہ کے متعلق سب سے زیادہ بیان کرتی ہے۔لیکن بائبل مقدس گناہ کے خلاف بیان دیتی ہے اِس لئے گناہ سے پیار کرنے والی دنیا کو یہ کتاب پسند نہیں۔ یہ صِرف ان لوگوں میں مقبول ہے جو اپنے گُناہوں پر پچھتاتے اور اُن سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں اور ایسے لوگوں میں بھی جو خُدا کے ساتھ نئے سرے سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں۔

پاک رُوح کی حضوری اور قدرت

پاک رُوح کی حضوری اور قدرت کے بغیر کلیسیاء بے یارومددگار ہے۔ انسانی وسائل کبھی بھی کلیسیاء کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہیں ہو سکتے نہ ہی کلیسیائی مواقع کبھی اعلیٰ بن سکتے ہیں۔ اور آج سے پہلے کبھی اتنی ضرورت بھی نہیں رہی۔ کلیسیاء آج بحران سے دوچار ہے اور بے یارومددگار کھڑی ہے۔ خدائے پاک رُوح کو مسلسل اور جان بوجھ کر نظر انداز کرنے کے باعث کلیسیاء اپنے الٰہی اختیار اور قدرت کی نعمت اور حکمت کے راز کو گنوا چکی ہے۔ کلیسیاء کے سب کاموں میں مرکزی اور ضروری حیثیت پاک رُوح کی حضوری ہے۔ باقی کچھ بھی کام نہیں آتا۔ اس کے بغیر حکمت بیوقوفی ٹھہرتی ہے اور قوت بھی کمزوری بن جاتی ہے۔ جب تک خدا ظاہر نہ کرے و دنیاوی علم کے ذریعے رُوحانی سچائیوں کو جانا نہیں جاسکتا۔ خدا کے الہام کے بغیر عبادت صرف بت پرستی ہے۔ اسی طرح اس کی قدرت کے اظہار کے بغیر منادی بھی بے معنی ہے اور جب تک وہ قوت نہ بخشے ہماری دعا بھی بے کار ہوجاتی ہے۔ انسانی علم اور انتظام، دولت اور جوش، مشورت اور انسانی تعلقات میں اگر پاک رُوح نہ ہو تو وہ بے کار سے بدتر ہیں۔ کلیسیاء ہمیشہ انسانی صلاحیتوں کے باعث ناکام ہوتی ہے کیونکہ جب یہ سرکس کی طرح چلے گی تو وہاں بھیڑ تو ہوسکتی ہے مگر شکینہ یعنی خدا کی حضوری نہیں ہوسکتی۔ اس لئے دعا ایمان کا امتحان اور طاقت کا راز ہے۔ پاک رُوح ہماری دعائیہ زندگی کے مطابق کام کرتا ہے۔ معجزات اس کی قدرت کا براہِ راست مظہر (اِظہار) ہیں، اور معجزات کے بغیر کلیسیاء نہیں چل سکتی۔ دنیاوی علم کے وسیلے تہذیب وادب سکھایا جاسکتا ہے، مگر نجات رُوح کے وسیلے نئی پیدائش سے حاصل ہوتی ہے۔ انسانی کوششوں کے وسیلے شاپنگ مال اور بازار بنائے جاسکتے ہیں، تفریح کا انتظام کیا جاسکتا ہے اور اربوں کھربوں روپے کمائے جاسکتے ہیں مگر زندہ خدا کا مُقدِس صرف پاک رُوح ہی بناتا ہے۔ موجودہ ابتری جو آپ دنیا میں اور بالخصوص کلیسیاء میں دیکھتے ہیں اس کی بنیادی وجہ کلیسیاء کا دنیا پر بھروسہ ہے۔ اس نے دنیا کے طریقہ کار اور جسمانی خواہشات کو پاک رُوح پر زیادہ ترجیح دی ہے۔ اور اس بگاڑ کو اس وقت تک درست نہیں کیا جاسکتا جب تک ہم پاک رُوح کی حضوری اور قدرت کو اہمیت دیتے ہوئے اس کی طرف واپس رجوع نہیں لاتے۔ سوکھی ہڈیوں کو بے شمار بڑی فوج میں تبدیل کرنے کے لئے چاروں اطراف سے

آنے والے زندگی کے دم کی ضرورت ہے اور وہ زندگی کا دم صرف دعا کے وسیلے ہی کلیسیاء پر آئے گا۔

پاک رُوح کی نعمت

پینتیکوست کا واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ پاک رُوح کی نعمت کے وسیلے انفرادی اور اِجتماعی طور پر لوگوں کا کتنا بھلا ہوا۔ تمام اِنجیل میں ہم پڑھ سکتے ہیں کہ پطرس بہت جذباتی شخص نظر آتا ہے اور بہت جگہوں پر ناکام بھی ہوتا ہے۔ وقت سے پہلے بہت پر اعتماد دکھائی دیتا تھا مگر آزمائش یا امتحان کے وقت بالکل ناکام ہو جاتا۔ لیکن پینتیکوست نے اس میں تبدیلی کو ظاہر کیا۔ اب وہ اعتماد اور دلیری سے سچائی بیان کرتا ہے اور اس سچائی میں ناقابلِ تسخیر قدرت کا مظاہرہ دیکھا جا سکتا ہے۔ جو آدمی چند دن پہلے تک بہت کمزور اور بے اعتماد دکھائی دیتا تھا وہی اب اپنے قدموں پر اعتماد سے بے خوف کھڑا ہے۔ قدرتی مزاج اور قابلیت میں کوئی تبدیلی نہیں مگر وہ انسان ایک نئی توانائی سے چمک رہا ہے نئی رُوح کے وسیلے نئی طاقت کے ساتھ موثر ہے۔ وہ اسی پرانے گلیلی لب و لہجے میں بات ضرور کر رہا ہے مگر قول سارے رُوح القدوس کے ہیں۔ پَولُس اسی سچائی کو یوں بیان کرتا ہے:

"میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔۔"

(گلتیوں 20:2) ہمارے کردار میں پاکیزگی کا اظہار پاک رُوح کو دلوں میں بسانے سے ممکن ہے۔ یا یوں کہہ لیجئے کہ پاک رُوح کی ہمارے دلوں میں موجودگی کا اظہار ہمارے کردار کی ظاہری پاکیزگی سے ہوگا۔ ہماری زندگی مسیح جیسی، ہماری سوچ مسیح جیسی ہوگی۔ ہماری بات چیت مسیح جیسی ہوگی۔ میں زندہ تو ہوں مگر میں میں نہیں رہا۔ پولُس یہی کہہ رہا ہے۔ کیونکہ تمام کاموں میں رُوحانی طور پر موثر ہونا رُوح القدوس کی حضوری کے وسیلے ہی ممکن ہے۔ کیونکہ، "یہ نہیں کہ بذاتِ خود ہم لائق ہیں کہ اپنی طرف سے کچھ خیال بھی کر سکیں بلکہ ہماری لیاقت خدا کی طرف سے ہے۔ جس نے ہم کو نئے عہد کے خادم ہونے کے لائق بھی کیا، لفظوں کے خادم نہیں بلکہ رُوح کے کیونکہ لفظ مار ڈالتے ہیں مگر رُوح زندہ کرتی ہے۔"

(2۔کرنتھیوں 3:5-6) یہاں واضح کر دیا گیا کہ زندگی رُوحِ پاک عطا کرتا ہے مگر دوسرے تمام طریقے زندگی بخش نہیں بلکہ موت دینے والے ہیں اس لئے وہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ لفظ مار ڈالتے ہیں سے مراد یہ ہے کہ شاید وہ طریقہ بہت بہترین ہو، الفاظ و عقیدہ بہت

اعلیٰ ہوسکتے ہیں، اور انسان بہت ہی محنتی اور قابل بھی ہوسکتے ہیں لیکن صرف خدا کا بتایا ہوا، خدا کا الہام، خدا کا طریقہ ہی زندگی بخش سکتا ہے، الفاظ وعقائد کی رسومات اور جسمانی ریاضتیں زندگی بخش نہیں ہوسکتیں جب تک وہ خدا کی بتائی ہوئی نہ ہوں۔ خدا کے رُوح سے ہی تبدیل کرنے، کامل کرنے اور زندگی بخشنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے۔ ابتدائی کلیسیاء میں جو قوت وقدرت اور جرأت ودلیری تھی وہ انسانی صلاحیتوں کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ پاک رُوح کے وسیلے حاصل ہوا تھا۔ نئے یروشلم کو بنانے کے لئے مصر، بابل، مادی فارسی، یونان یا روم کی طاقت نے الگ الگ یا مل کر بھی نہیں بنایا بلکہ وہ زندہ خدا کے ہاتھ سے بنا ہوا ہے اور آسمان سے نیچے اترے گا۔ اس لئے روحانی لوگوں کو روحانی کام بھی پاک روح کی مدد سے کرنے ہوں گے نہ کہ انسانی طریقہ کار اور رسمی انداز پر عمل کرنے سے کچھ ہو پائے گا۔

پاک رُوح بے وجودوں کے وسیلے کام کرتا ہے

کلیسیائی تاریخ اسی اسرار سے بھری پڑی ہے، کہ ناپسندیدہ لوگوں نے ناممکن کام کیے اور عام لوگ غیر معمولی نتائج حاصل کرتے رہے۔ خدا کے عظیم کام بالکل بے وجود لوگوں نے سرانجام دیئے۔ ایک نامعلوم سے لڑکے داؤد نے مشہور اور خطرناک ترین سورما جو لیت کو مار ڈالا۔ ایسے بہت سے نامعلوم داؤد بڑے اور مشہور جولیت مارتے آرہے ہیں، کمزور طاقتوروں کو ہرا دیتے ہیں، عقلمندوں اور علماء کو جن باتوں کا علم نہ تھا وہ غیر تعلیم یافتہ اور انجان لوگوں کو معلوم ہوگئیں۔ خدا جو عالم کل ہے یعنی علیم وخبیر ہے اس کو یہ پسند آیا کہ دنیا کی حکمت کو حماقت اور مغروروں اور طاقتوروں کو شرمندہ کرے۔ اس نے انسانوں کی ناکامی کا اعلان کیا ہے، مگر انسان اپنی خود کفالت کا مظاہرہ کرنے کے لئے سخت محنت کرتا ہے۔ اسی طرح خدا کی کلیسیاء میں منطق کا فخر، مہارت کا فخر، شخصیت کا فخر، طاقت کا فخر سب کچھ مل جل کر بابل کی رُوح قائم کرتا جارہا ہے جس کے نتائج بابل کی حکومت جیسے ہی ہوتے ہیں۔ جس کا انجام شکست، تباہی اور بے عزتی پر ختم ہوتا ہے پاک رُوح کے بغیر دنیا کو خدا کے لئے جیتا بھی نہیں جاسکتا۔ صرف وہی دنیا کو گناہ (راستبازی اور عدالت) کے بارے میں قائل کرتا ہے۔ (یوحنا 8:16) دنیا کی کوئی قوت ایسا نہیں کرسکتی اور بغیر قائلیت کے کوئی جان توبہ نہیں کرسکتی اور نہ ہی نجات پاسکتی ہے اور جب ایسا نہیں تو خدا کی بادشاہی کیسے آتی۔ مگر خدا کے رُوح کے وسیلے یہ سب ممکن ہے!

☆☆☆